72417 ـ حیض کی حالت میں طلاق دینا

سوال

حیض کے پہلے دن بیوی اپنے خاوند کو بتانا بھول گئی کہ اسے حیض شروع ہو چکا ہے، اور خاوند سے طلاق کا مطالبہ کر دیا، خاوند نے تیسری طلاق بھی دے دی، پھر بیوی کو یاد آیا کہ اسے تو حیض آیا ہوا ہے لہذا اس نے خاوند کو بتایا، برائے مہربانی آپ یہ بتائیں کہ اس سلسلہ میں شرعی موقف کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

حائضہ عورت کی طلاق میں فقہاء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے کہ آیا اسے دی گئی طلاق واقع ہو گی یا نہیں ؟

جمہور فقہاء کرام کے ہاں یہ طلاق واقع ہو جائیگی، لیکن کچھ فقہاء کے ہاں حیض کی حالت میں دی گئی طلاق واقع نہیں ہوتی، اس دور کے اکثر فقہاء جن میں شیخ ابن باز اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ شامل ہیں کا فتوی بھی یہی ہے کہ یہ طلاق واقع نہیں ہوتی.

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اللہ سبحانہ و تعالی نے مشروع کیا ہے کہ عورت کو حیض اور نفاس سے پاکی کی حالت میں طلاق دی جائے، اور اس حالت میں کہ اس طہر میں خاوند نے بیوی سے جماع نہ کیا ہو تو یہ شرعی طلاق ہے، اس لیے اگر اسے حیض یا نفاس میں یا پھر ایسے طہر میں طلاق دی جس میں اس نے بیوی سے جماع کیا تو یہ طلاق بدعی ہے، اور علماء کے صحیح قول کے مطابق یہ طلاق واقع نہیں ہوگی کیونکہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

اے نبی (اپنی امت سے کہو کہ) جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دینا چاہو تو ان کی عدت (کے دنوں کے آغاز) میں انہیں طلاق دو الطلاق (1).

اس کا معنی یہ ہے کہ وہ جماع کیے بغیر طہر کی حالت میں ہوں، اہل علم نے اس عدت میں طلاق کے متعلق یہی کہا ہے، کہ وہ جماع کے بغیر طہر میں ہوں یا پھر حاملہ ہوں، یہی طلاق عدت ہے " انتہی

دیکھیں: فتاوی الطلاق (44).

مستقل فتاوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے:

" طلاق بدعی کی کئی قسمیں ہیں:

کہ آدمی اپنی بیوی کو حیض یا نفاس کی حالت میں یا پھر ایسے طہر میں طلاق دے جس میں بیوی سے جماع کیا ہو، صحیح یہ ہے کہ یہ طلاق واقع نہیں ہوگی " انتہی

دیکھیں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (20 / 58).

اس بنا پر اگر طلاق حیض کی حالت میں دی گئی ہے تو یہ طلاق واقع نہیں ہوئی اور یہ شمار نہیں ہوگی، اور عورت اپنے خاوند کی عصمت میں ہی رہےگی.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایك شخص نے بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی اسے علم نہ تھا کہ بیوی کو حیض آیا ہوا ہے تو کیا یہ طلاق واقع ہو جائیگی یا نہیں ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" ماہواری کی حالت میں دی گئی طلاق کے متعلق علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، اور اس میں بہت لمبی بحث کی گئی ہے کہ آیا یہ طلاق لاگو ہی گی یا شمار نہیں ہوگی ؟

جمہور اہل علم کے ہاں یہ طلاق لاگو ہو جائیگی، اور عورت پر ایك طلاق شمار ہوگی، لیکن اسے واپس لانے کا حکم دیا جائیگا کہ وہ اسے واپس لائے اور حیض ختم ہونے تك چھوڑے رکھے پھر دوبارہ حیض آئے اور جب پاك ہو تو اگر چاہے تو اسے اپنی عصمت میں رکھ لے اور اگر چاہے تو اسے طلاق دے دے.

جمہور اہل علم اسی پر ہیں جن میں آئمہ اربعہ امام احمد امام شافعی امام مالك اور امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ شامل ہیں، لیکن ہمارے نزدیك راجح وہی جو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے کہ حیض کی حالت میں دی گئی طلاق واقع نہیں ہوتی، اور نہ ہی لاگو ہوگی.

کیونکہ یہ اللہ سبحانہ و تعالی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف ہے.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس کسی نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ مردود ہے قابل قبول نہیں "

اور پھر اس مسئلہ میں تو خاص دلیل بھی پائی جاتی ہے وہ یہ کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی اور جب اس کی خبر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی تو آپ ناراض ہوئے اور فرمایا:

" اسے حکم دو کہ وہ اپنی بیوی سے رجوع کرے پھر اسے چھوڑ کر رکھے حتی کہ وہ پاك ہو جائے پھر اسے حیض آئے اور پھر وہ پاك ہو پھر وہ چاہے تو اسے رکھے یا پھر اسے طلاق دے دے "

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" یہ وہ عدت ہے جس کے لیے اللہ تعالی نے طلاق دینے کا حکم دیا ہے "

چنانچہ وہ عدت جس کے لیے اللہ تعالی نے طلاق دینے کا حکم دیا ہے وہ یہ ہے کہ انسان بیوی کو اس حالت میں طلاق دے کہ وہ پاك ہو اور خاوند نے اس سے جماع نہ کیا ہو، اس بنا پر اگر کوئی شخص اسے حیض کی حالت میں طلاق دیتا ہے تو اس نے اللہ کے حکم کے مطابق طلاق نہیں دی، تو یہ طلاق مردود اور ناقابل قبول ہوگی.

اس لیے ہماری رائے میں تو اس عورت کو جو طلاق دی گئی ہے وہ شمار اور لاگو نہیں ہوگی، اور ابھی تك یہ عورت اپنے خاوند کی عصمت میں ہے، اور طلاق دیتے وقت مرد کا عورت کے بارہ میں پاك ہونے یا حیض کی حالت میں ہونا کوئی معتبر نہیں، جی ہاں اس کے علم کا اعتبار نہیں.

لیکن اگر اسے علم ہوگیا کہ وہ حیض کی حالت میں ہے تو پھر اس نے طلاق دے دی تو گناہ خاوند پر ہے اور یہ طلاق واقع نہیں ہوگی، اور اگر وہ علم نہیں رکھتا تھا تو پھر صرف طلاق نہیں ہوگی اور خاوند پر گناہ نہیں ہوگا " انتہی

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (3 / 268).

واللہ اعلم .